6202 ـ گنہگار كواگر دنيا ميں حد لگ جائے توكيا اسےآخرت ميں بھي سزا ملےگي

سوال

جب كوئي انسان دنيا ميں گناه كرے اوراس گناه كي سزا بھي ملے تو كيا موت كےبعد بھي اسےسزا دي جائےگي؟
مثلا: كسي شخص نے زنا يا چوري كي اوراسےقتل يا ہاتھ كاٹ كردنيا ميں سزا دےدي تو كيا روز قيامت بھي اسے سزا سےدوچار ہونا پڑے گا؟ اور اگر وه ہم جنس پرست ہے اور اسے پتھر مار مار كرہلاك كرديا گيا تو كيا وه عذاب قبر سےنجات حاصل كرلےگا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

امام بخاري رحمه الله تعالي نےصحيح بخاري ميں اپني سند كےساتھ عباده بن صامت رضي الله تعالي عنه جو كه بدري صحابي ہيں سے روايت نقل كي ہے:

عباده بن صامت رضي الله تعالي عنه بيان كرتےہيں كه ميں بيعت عقبه كي رات بيعت كرنےوالوں ميں شامل تھا رسول كريم صلي الله عليه وسلم كےارد گرد صحابه كرام كا گروه تھا تو رسول كريم صلي الله عليه وسلم فرمانےلگے:

آؤ ميرے ساتھ اس پر بيعت كرو كه تم الله تعالي كےساتھ شرك نہيں كرو گےاورنه ہي چوري اور زنا كرو گےاور نه تم اپني اولاد كو قتل كروگےاور نه اپنے آگےپيچھےسے جھوٹا بہتان لگاؤ گے، اور نيكي ميں تم ميري نافرماني نہيں كرو گے، تم ميں سے جوبھي اس كي وفا كرےگا اس كا اجر الله تعالي كےذمه ہے، اور جوكوئي بھي تم ميں سےاس كا مرتكب ہوگا اسے دنيا ميں اس كي سزا دي جائےگي جواس كےليے كفاره ہوگا، اور جس نےبھي اس ميں سےكسي چيز كا ارتكاب كيا اور الله تعالي نےاس كي پرده پوشي كردي تواس كا معامله الله كے سپرد ہے اگر الله
چاہےتواسےسزا دے اور اگر چاہے تو معاف كردے، عباده بن صامت رضي الله تعالي كہتےہيں ميں اس پر نبي صلي الله عليه وسلم كي بيعت كي. صحيح بخاري (3 / 143)حديث نمبر (3679)

حافظ ابن حجر فتح الباري ميں كہتےہيں:

اس حديث سے يه نكلتا ہےكه: حد جاري كرنا گناہوں كا كفاره ہے اگرچه جس پر حد لگائي گئي ہے اس نےتوبه نه بھي كي ہو، جمہور علماء كرام كا يہي قول ہے، اور ايك قول يه بھي ہےكه توبه ضروري ہے بعض تابعين عظام اسي كے قائل ہيں . ديكھيں فتح الباري (1 / 6)

مندرجہ بالا سابقہ حدیث امام ترمذي نےبھي اپني سنن میں روایت کي ہے اور اسے بیان کرنےکےبعد کہتےہیں:

امام شافعي رحمہ اللہ تعالي کہتےہیں: اس باب میں میں نےاس حدیث سے بہترکچھ نہیں سنا کہ گنہگاروں کےلیے حدود ان کےگناہوں کا کفارہ ہیں، امام شافعي کہتےہیں کہ: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جس نےکوئي گناہ کیا اور اللہ تعالي نےاس کےگناہ کي پردہ پوشي فرمائي تواسے بھي چاہیےکہ وہ اپنےاوپر پردہ ڈالےرکھےاور جوکچھ اس کےاور اس کےرب کےمابین ہے اس سے توبہ کرلے.

ابوبکر اور عمر رضي اللہ تعالي عنہماسےبھي روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایك شخص کوحکم دیا کہ وہ اپني پردہ پوشي کرے. سنن الترمذي حدیث نمبر (1439) .

لھذا جوشخص بھي ایسا کام کرے جس سےحد واجب ہوتي ہو اسے اس کي ضرورت نہیں کہ وہ قاضي کےپاس جاکر گناہ کا اعتراف کرکے اپنےاوپر حد جاري کرنےمطالبہ کرے بلکہ اس کےلیے جائز ہےکہ وہ اپني پردہ پوشي کرتا ہوا اس گناہ سےتوبہ کرےجواس کےاور اللہ تعالي کےمابین ہے، اور اس کےساتھ ساتھ کثرت سےاعمال صالحہ بھي کرتا رہے، اس لیےکہ نیکیاں برائیوں کوختم کردیتي ہیں، اور توبہ کرنےوالا شخص ایسےہي ہے جیسےکسي شخص کےگناہ نہ ہوں، ہم اللہ تعالي سےدعا کرتےہیں کہ وہ ہمیں سلامتي وعافیت سے نوازے اور ہمارے گناہ معاف فرمائے .

وصلي اللہ علي نبینا محمد .

واللہ اعلم .